بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۵	۸ ماہ امان ۱۳۲۶ ہش	۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ	۸ مارچ ۱۹۴۷ء	نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ امان ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہر طرح خیریت ہے ۔ الحمد للہ ۔

آج خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مقامی امیر نے پڑھا ۔ جس میں آپ نے مرکز سلسلہ کی حفاظت کے لئے چندہ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب تاحال نقاہت کی وجہ سے علیل ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

اطلاع :۔ موجودہ حالات کی وجہ سے جو دقتیں پیدا ہو گئی ہیں ۔ ان کی بناء پر آج کا پرچہ موجودہ سائز اور حجم میں شائع ہو رہا ہے ۔

سلسلہ کی عظمت کا خیال رکھو !

(فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

" جس طرح ایک فرزند رشید اپنے باپ کی نیک نامی کو شہرت دیتا ہے ۔ اسی طرح بیعت کرنیوالے کے لئے جو نیز فرزند کے حکم میں ہوتا ہے ۔ یہ لازمی امر ہے ۔ کہ اپنے اس بزرگ کی جسکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے ۔ نیک نامی کا باعث ہو ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات کو قرآن شریف میں امہات المومنین فرمایا ہے ۔ گویا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عامۃ المومنین کے باپ ہیں ۔ کیونکہ جسمانی باپ زمین پر لانے اور حیات ظاہری کا موجب ہوتا ہے ۔ مگر روحانی باپ آسمان پر لے جاتا ۔ اور اس اصلی مرکز کی طرف راہ نمائی کرتا ہے ۔ جس میں ہمیشہ کی زندگی ہے ۔ اس لئے کیا آپ پسند کرتے ہیں ۔ کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے ۔ طوائف کے ہاں جلنے یا قمار بازی کرتا پھرے ۔ اور شراب پئے ۔ یا ایسے دیگر افعال قبیحہ کا مرتکب ہو ۔ جو اس کے باپ کی بدنامی کا موجب ہوں ۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی آدمی اس امر کو پسند نہیں کرتا ۔ لیکن اگر کوئی ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے ۔ تو پھر خلقت کی زبان بند نہیں کی جاسکتی ۔ لوگ اس کے باپ کیطرف نسبت کرکے کہیں گے ۔ کہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں برا کام کرتا ہے ۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی اپنی بدنامی کا موجب ٹھہرتا ہے اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے ۔ مگر پھر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں کرتا ۔ اور اسکے احکام کے خلاف کرتا ہے ۔ تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے ۔ کیونکہ ایسی حرکات سے وہ نہ صرف اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے ۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی ایک برا نمونہ بنکر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے ۔ اس لئے جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت میں ہے اللہ تعالےٰ سے مدد مانگو ۔ اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو ۔ جس جگہ عاجز ہوجاؤ ۔ وہاں صدق اور یقین کے ساتھ ہاتھ اٹھاؤ ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع اور عاجزی سے اٹھائے ہوئے ہاتھ اور یقین کی تحریک سے اٹھائے جائیں ۔ خالی واپس نہیں ہوتے ۔"

(الحکم ۳۰ دسمبر ۱۸۹۷ء)

افواہوں کے متعلق الٰہی ارشاد

از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس

ان ایام میں جبکہ مختلف مقامات پر فسادات ہو رہے ہیں ۔ اور افواہوں کا بازار گرم ہے ۔ احمدی دوستوں کو چاہیئے ۔ کہ وہ ان افواہوں کے معاملے میں نہایت احتیاط سے کام لیں ۔ اور اگر کوئی بات سنیں ۔ تو اسے خود بخود پھیلانا شروع نہ کر دیں ۔ بلکہ ان افسروں تک پہنچائیں ۔ جن کے ذمے حفاظت مرکز و نگرانی کا کام سپرد کیا گیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ۔ واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذا عوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والیٰ اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (نساء ع ۱۱) یعنی جب منافقوں کو کوئی بات امن یا خوف کی معلوم ہوتی ہے ۔ تو وہ عام لوگوں میں اسے نشر کر دیتے ہیں ۔ اور اگر وہ اسے رسول اور اولوالامر تک پہنچا دیتے ۔ تو ان میں سے وہ لوگ جو اطلاعات پر غور و خوض کرکے انکی اصلیت معلوم کرنے پر متعین ہیں ۔ اسکی حقیقت تک پہنچ جاتے ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے ۔ کہ جب کبھی کوئی ایسی افواہ سنو ۔ جو خوف یا امن پر مشتمل ہو ۔ تو اسے عوام میں مت پھیلاؤ ۔ بلکہ حاکموں تک پہنچا دو ۔ تا وہ اگر مناسب سمجھیں تو اسے شائع کریں ۔ ورنہ روک لیں ۔ بعض وقت جھوٹی افواہوں کا پھیلنا جماعتی اور شخصی نقصانات کا موجب ہوتا ہے ۔ اور بعض وقت مصلحت تقاضا کرتی ہے ۔ کہ ایک سچی خبر کو بھی پردۂ اخفا میں رکھا جائے ۔ ورنہ اس سے قومی مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ اور اسی غرض کے لئے گورنمنٹیں بھی منسٹری آف انفرمیشن یعنی محکمہ اطلاعات مقرر کرتی ہیں ۔ جنگ کے زمانہ میں جبتک اس محکمہ کے ماہرین کے ذریعہ وہ خبریں سنسر نہ ہو جائیں ۔ کسی اخبار نویس کو ان کے شائع کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ۔ پس متمدن اقوام نے اس زمانہ میں غور و خوض کے بعد محکمہ اطلاعات قائم کیا ۔ لیکن قرآن مجید نے آج چودہ سو سال پہلے اس محکمہ کے قیام کی ضرورت بتائی تھی ۔ اسی لئے احباب کو چاہیئے ۔ کہ اگر وہ دوسری جگہوں سے آنیوالوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں سے کوئی ایسی باتیں سنیں جو موجودہ حالات سے تعلق رکھتی ہو ۔ تو وہ ان افسروں تک پہنچا دیں ۔ جو ہر محلہ میں نگران و حفاظت کے انتظام کے لئے نظارت امور عامہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں ۔ تا وہ ان امور کو محکمہ مرکزیہ کے پاس پہنچائیں ۔ اور وہ انکے متعلق مناسب کارروائی کر سکیں ۔ ان ایام میں اس قرآنی ہدایت پر پوری طرح عمل کرنا چاہیئے ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر ۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

تازہ اور مختصر خبریں

پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات

لاہور میں حالت سدھر گئی ہے

لاہور ۷ مارچ: سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ کل تیسرے پہر شہر میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ لیکن آٹھ بجے شب کرفیو آرڈر لگنے کے بعد پھر شہر میں چھرا گھونپنے کی اکا دکا وارداتیں شروع ہو گئیں بلوائیوں نے ایک محلہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی پولیس اور فوج نے گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کر دیا۔ شہر کی بیرونی بستیوں میں بھی پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ رات کے ایک بجے کے بعد کوئی واردات نہیں ہوئی۔ کل دن بھر میں گیارہ اشخاص مارے گئے۔ اور ۳۳ مجروح ہوئے۔

آج دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ شہر میں حالت کافی سدھر گئی ہے۔ اس وقت تک کوئی واردات نہیں ہوئی۔ بعض علاقوں میں دوکانیں کھل گئی ہیں۔ محلہ وار امن کمیٹیاں قائم ہو رہی ہیں۔ صوبہ کے مقتدر مسلمان، ہندو اور سکھ لیڈروں پر مشتمل ایک امن کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ خان آف ممدوٹ، میاں افتخار الدین، سردار شوکت حیات خان، ماسٹر تارا سنگھ، سردار سورن سنگھ اور لالہ بھیم سین سچر اس کے ممبر ہیں۔ کمیٹی کے ممبر شہر کے فساد زدہ علاقہ میں گشت لگا کر لوگوں کو پُرامن رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔

امرت سر میں حالت ابھی نہیں سدھری۔ کل آگ لگنے کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔ پولیس کو کئی بار گولی چلانا پڑی۔ آج دوپہر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دو بجے شہر میں فوج داخل ہو جائے گی۔ جو شخص کرپان کے سوا کوئی اور ہتھیار لیکر باہر نکلا۔ اُسے گولی سے اُڑا دیا جائے گا۔ ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

جالندھر، سیالکوٹ، راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ میں بھی فساد کے شعلے بھڑک اُٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

برطانوی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث

لندن ۶ مارچ:- آج برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ ہاؤس نے ووٹ لئے بغیر جون ۱۹۴۸ء تک ہندوستان خالی کر دینے کے فیصلہ کی منظوری دیدی۔ اپوزیشن پارٹی نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ اختیارات منتقل کرنے کے لئے چودہ ماہ کی جو میعاد مقرر کی گئی ہے۔ یہ ناکافی اور نامناسب ہے۔ لیکن ترمیم پاس نہ ہو سکی۔ اس کے حق میں ۱۸۵ اور اس کے خلاف ۳۳۷ ووٹ ملے۔ مسٹر اٹلی وزیر اعظم نے کہا۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ یہ مدت ناکافی ہے۔ لیکن اب اس معاملہ میں تاخیر کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔ گذشتہ تیس برس تک ہندوستانیوں کے ساتھ محض وعدے ہی ہوتے رہے ہیں۔ اب حالات متقضی ہیں۔ کہ ہم جلد سے جلد اپنے وعدوں کا ایفاء کریں۔ آپ نے کہا۔ اگر ہندوستان میں سب پارٹیوں کی متحدہ حکومت ہو۔ تو یہ بہتر ہے میں ہندوستانیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اقلیتوں سے خاصکر پسماندہ اقوام سے بہتر سلوک کریں مسٹر چرچل نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ لیبر حکومت نے ہندوستان کے متعلق کئی خطرناک غلطیاں کی ہیں۔ پہلی غلطی یہ کی کہ اقلیتوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو فراموش کر کے ملک کی مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ ہوئے بغیر اختیارات سونپنے شروع کر دیئے۔ دوسری غلطی یہ کی کہ مرکزی حکومت کے سامنے اختیارات پنڈت نہرو کو سونپ دیئے سب سے بڑی غلطی یہ کی۔ کہ ہندوستان چھوڑنے کے لئے تاریخ مقرر کر دی آپ نے پوچھا۔ کہ لارڈ ویول کو کیوں بلایا گیا۔ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو کس غرض سے بھیجا جا رہا ہے۔ مسٹر بٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ نئے وائسرائے کو ۴

۴ تین چار ماہ میں پتہ لگ جائیگا کہ ہندوستان میں بجائے ایک یونین کے کئی یونینوں کو اختیارات سونپنے پڑیں گے۔

ہندوستان کی سب قوموں کو باہم صلح کر لینی چاہیئے

(فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

"کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہندوستان کے رہنے والے یہ محسوس کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ترقی کے رستے کھول دیئے ہیں۔ اگر وہ آج ان سے فائدہ اٹھائے۔ تو اسے ایسی قوت حاصل ہو سکتی ہے کہ اس کی آواز دنیا میں زیادہ سے زیادہ وزنی قرار دی جانے والی آواز بن سکتی ہے۔ وہ موقعہ ترقیات کا جو آج ہندوستان کو مل رہا ہے۔ وہ اس ملک کے پہلے لوگوں کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ صرف ہاتھ لمبا کرنے کی دیر ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ ہاتھ کی وہ انگلیاں جو ٹوٹی ہوئی ہیں ایک دوسری کے ساتھ جُڑ جائیں۔ اس وقت تو یہ حالت ہے کہ اگر ہندوستان کو ایک ہاتھ قرار دیا جائے۔ تو اس کی انگلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور دوسری قومیں اس ہاتھ کی انگلیاں ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہیں۔ اور تم کسی چیز کو انگلیوں کے بغیر پکڑ نہیں سکتے۔ انگلیوں پر بغیر کسی دوسرے کی مدد سے تم کسی چیز پر بوجھ تو ڈال سکتے ہو۔ مگر کسی چیز کو پکڑ نہیں سکتے۔ پکڑنا اور گرفت کرنا انگلیوں کے بغیر ممکن نہیں۔ جب تک تمام انگلیاں ہتھیلی کے ساتھ جُڑ نہ جائیں۔ اس ملک کو وہ عظیم الشان کامیابیاں حاصل نہیں ہو سکتیں جو سامنے دکھائی دے رہی ہیں۔ اور صرف ہاتھ بڑھانے سے حاصل ہو سکتی ہیں"۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء

چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن

ہسپتال سے گھر واپس آ گئے

لنڈن ۵ مارچ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن آج ۵ بجکر ۱۰ منٹ پر ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئے ہیں۔ آپ کی صحت بہت بہتر ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

احباب دردِ دل سے دعا کریں

۱۳ مارچ (جمعرات) کو روزہ رکھا جائے

ان دنوں پنجاب کے مختلف مقامات میں فرقہ وارانہ فساد کے شعلے نمودار ہو رہے ہیں۔ تمام احمدی احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر مذہب و ملت کے افراد کو سمجھ دے۔ تا کہ وہ فتنہ و فساد کو چھوڑ کر امن و امان کی زندگی بسر کر سکیں۔ فساد زدہ علاقوں کے احمدی احباب کی خیریت اور حفاظت کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ۱۳ مارچ سے شروع کر کے سات روزے رکھے جائیں۔